نعمتوں کی قدر کیجئے

27-October-2022

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا
سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُود شَریف کی فضیلت

نبی کریم رءوف رحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ عَشْرًا بِہَا مَلَکٌ مُوَکَّلٌ بِہَا حَتّٰی یُبَلِّغَنِیْہَا

یعنی جو مجھ پر ایک مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اللہ کریم اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور ایک فرشتہ اس درودِ پاک کو مجھ تک پہنچانے پر مقرر رہے۔ (معجم کبیر، ۸/۱۳۴، رقم: ۷۶۱۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وسَلَّم: اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ سچی نیت سب سے افضل عمل

ہے۔ (1) **اے عاشقانِ رسول!** ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنائیے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخِل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے!
☜ عِلْم سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ☜ باادب بیٹھوں گا ☜ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ☜ اپنی اِصلاح کے لئے بیان سُنوں گا ☜ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مکتبۃُ المدینہ کی کتاب "**عیون الحکایات (حصّہ اول)**" صفحہ نمبر 269 سے ایک سبق آموز حکایت سنئے اور اس سے حاصل ہونے والے مدنی پھولوں کی مہکتی خوشبو سے اپنے دل کے مدنی گلدستے کو بھی مشکبار کرنے کی کوشش کیجئے۔ چنانچہ

گناہوں سے حفاظت کی انوکھی دُعا

حضرت مالک بن انس رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں: حضرت یونس بن یوسف رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه اپنے زمانے کے مشہور اولیائے کرام میں سے تھے۔ زیادہ تَر وَقْت مسجد میں گُزارتے اور اپنے رَبّ کریم کی عبادت میں مشغول رہتے۔ عالَمِ شباب (یعنی جوانی کا عالَم) تھا۔ انہوں نے اپنی جوانی اللہ پاک کی عبادت کیلئے وقف کی ہوئی تھی۔ ایک مرتبہ آپ مسجد سے باہر آرہے تھے کہ اچانک راستے میں ایک نوجوان عورت پر نظر پڑ گئی اور دل کچھ دیر کے لئے اس کی طرف مائل ہو گیا لیکن پھر فوراً اپنے اس فعل پر نادِم ہوئے اور بارگاہِ الٰہی میں دُعا کیلئے ہاتھ اُٹھائے اور ان الفاظ میں دعا مانگنے لگے: اے میرے پاک پروردگار! بے شک تُو نے مجھے آنکھیں عطا فرمائیں جو کہ بہت بڑی نعمت ہیں لیکن مجھے خطرہ لگ رہا ہے کہ کہیں ان آنکھوں کی وجہ سے میں عذاب میں مُبتلا نہ ہو جاؤں اور یہ آنکھیں میرے لئے ہلاکت کا باعث نہ بن جائیں، اے میرے پاک پروردگار! تُو میری آنکھوں کی بینائی سلب کر لے۔ جیسے ہی آپ

---

[1] ...جامع صغیر، صفحہ: 81، حدیث: 1284۔

دُعا سے فارغ ہوئے، آپ کی بینائی ختم ہو چکی تھی اور آپ نابینا(Blind) ہو گئے تھے چنانچہ آپ اپنے بھتیجے کو اپنے ساتھ رکھتے جو نمازوں کے اوقات میں آپ کو مسجد تک لے جاتا اور دیگر حاجات میں بھی آپ اس سے مدد لیتے۔ آپ کا بھتیجا آپ کو مسجد میں چھوڑ جاتا اور خود بچوں کے ساتھ کھیلنے لگتا۔ جب آپ کو کوئی حاجت درپیش ہوتی تو اسے بُلا لیتے اسی طرح وَقْت گُزرتا رہا۔ ایک مرتبہ آپ مسجد میں تھے کہ آپ کو اپنے جسم پر کوئی چیز رِینگتی ہوئی محسوس ہوئی، آپ نے بھتیجے کو آواز دی لیکن وہ بچوں کے ساتھ کھیل میں مگن رہا اور آپ کے پاس نہ آسکا۔

آپ کو خطرہ تھا کہ کوئی نُقصان نہ پہنچا دے۔ چنانچہ آپ نے اللہ پاک کی بارگاہ میں دوبارہ فریاد کی اور ان الفاظ کے ساتھ اپنے مالکِ حقیقی سے دعا مانگنے لگے: اے میرے رحیم و کریم پروردگار! تُو نے مجھے آنکھوں کی دولت سے نوازا جو کہ بہت بڑی نعمت تھی لیکن پھر مجھے خوف ہوا کہ کہیں ان آنکھوں کے غلط استعمال کی وجہ سے میں مبتلائے عذاب نہ ہو جاؤں، چنانچہ میں نے تجھ سے دعا کی کہ میری بینائی سلب کر لے، اے میرے مولیٰ! اب مجھے یہ خوف ہے کہ اگر میری بینائی واپس لوٹ کر نہ آئی تو کہیں یہ میرے لئے آزمائش اور رُسوائی کا باعث نہ بن جائے کیونکہ میں اب دیکھ تو نہیں سکتا، کوئی مُوذی جانور مجھے نُقصان پہنچا سکتا ہے اور بار بار اپنی حاجتوں کو پورا کرنے کے لئے دوسروں کی مدد دَرکار ہوتی ہے جس سے مجھے بڑی کوفت (تکلیف) ہوتی ہے، اے میرے مالک و مختار پروردگار! مجھے میری بینائی لوٹا دے تاکہ میں رُسوائی اور لوگوں کی مُحتاجی سے بچ جاؤں۔ حضرت مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ابھی وہ مردِ صالح اپنی دُعا سے فارغ بھی نہ ہوئے تھے کہ ان کی بینائی واپس لوٹ آئی اور اب وہ خود دوسروں کی مدد کے بغیر اپنے گھر کی طرف روانہ ہو گئے۔ میں نے آپ کو دونوں حالتوں میں دیکھا یعنی اس حال میں بھی دیکھا کہ آپ کی بینائی ختم ہو چکی تھی اور اس حالت میں بھی دیکھا کہ دعا کی برکت سے آپ کو دوبارہ آنکھوں کی نعمت عطا کر دی گئی۔ آپ پہلے کی طرح اب بھی خود مسجد کی

طرف جاتے اور اپنے رب کی عبادت کرتے۔

پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سُنا کہ ہمارے بزرگانِ دین کس قدر خوفِ خدا والے، حیادار، نمازوں کے پابند، مُستجابُ الدَّعوات اور شکر گزار بندے تھے کہ جو اللہ پاک کی عطا کی ہوئی نعمتوں کی حقیقی معنیٰ میں قدر و قیمت جانتے تھے، بے خیالی میں اگر کسی اَجنبیہ پر ان کی نظر پڑ جاتی تو یہ حضرات شیطان کے بہکاوے میں آکر بے حیا لوگوں کی طرح اس کے حُسن و جمال میں گم ہو جانے، اس کا پیچھا کرنے اور ذِہن میں اس کے مُتعلِّق گندے خیالات لانے کے بجائے اپنے اس عمل کے سبب بہت شرمندہ ہوتے کیونکہ انہیں اس حقیقت کا علم تھا کہ آنکھ اللہ پاک کی ایک عظیمُ الشّان نعمت ہے، جسے نیک و جائز کاموں میں استعمال کرنا اس نعمت کا شکر جبکہ غیر شرعی کاموں میں استعمال کرنا سراسر بیوقوفی اور نعمت کی ناقدری کے ساتھ ساتھ اپنے آپ کو جہنَّم کا حقدار بنانا ہے، جب یہ دیکھتے کہ اب ہم سے اس نعمت کا حق ادا نہیں ہو پائے گا تو بارگاہِ الٰہی میں اس نعمت کے سلب ہو جانے کیلئے دُعا کیلئے ہاتھ اُٹھا دیتے تاکہ دوبارہ کسی غیر عورت پر نظر نہ پڑ جائے، یہاں یہ مسئلہ بھی ذہن نشین رکھئے کہ بے خیالی میں اچانک کسی اجنبیہ عورت پر نظر پڑ جانے کے بعد فوراً ہٹا لینا شرعاً واجب ہے جبکہ دوبارہ نظر کرنا جائز نہیں چنانچہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے امیرُ المؤمنین حضرت مولا مشکل کشا، علیُّ المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ وَجْھَہُ الْکَرِیْم سے ارشاد فرمایا: اے علی! ایک نظر کے بعد دوسری نظر نہ کرو (یعنی اگر اچانک بِلا قصد کسی عورت پر نظر پڑ جائے تو فوراً نظر ہٹا لو اور دوبارہ نظر نہ کرو) کہ پہلی نظر جائز ہے اور دوسری نظر جائز نہیں۔ (ترمذی، کتاب الادب، باب ماجاء فی نظرۃ الفجاءۃ، حدیث: ۲۷۸۶، ۴/۳۵۶)

حکیم الاُمَّت مُفتی احمد یار خان رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ پہلی نِگاہ سے مُراد وہ نِگاہ ہے جو بغیر قَصد (یعنی ارادے کے بغیر) اَجنبی عَورَت پر پڑ جائے اور دوسری نِگاہ سے مُراد دوبارہ اسے قَصداً (یعنی جان بوجھ کر) دیکھنا ہے۔ اگر پہلی نظر بھی جمائے رکھی تو بھی دوسری نگاہ کے حکم میں ہو گی اور اس (پہلی نظر

کرنے) پر بھی گناہ ہو گا۔ (مرآۃ المناجیح، ۵/ ۱۷)

بیان کر دہ حکایت سے ہمیں یہ مدنی پھول بھی ملا کہ آنکھ کی نعمت سے محروم ہونے کے باوجود بھی اللہ پاک کے نیک بندے مَسجد میں جاکر نمازِ باجماعت کی ادائیگی کرتے اوران کا یہ ذہن بنا ہوتا تھا کہ آنکھ کی نعمت موجود نہیں تو کیا ہوا دیگر نعمتیں مثلاً ہاتھ پاؤں وغیرہ اَعْضاء تو سلامت ہیں، لہٰذا یہ حضرات نمازِ باجماعت کی ادائیگی کی سعادت پانے کے لئے کسی کا سہارا لیکر مسجد پہنچ جایا کرتے تھے۔ اے کاش! ان بُزرگانِ دِین کے طفیل ہمیں بھی نعمتوں کی صحیح معنیٰ میں قدر نصیب ہو جائے، **آنکھوں کی حفاظت** اور **مسجد میں حاضری** کی سعادت مل جائے، نمازِ باجماعت کی ادائیگی کا جذبہ پیدا ہو جائے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسُنّت حضرت علّامہ مَوْلانا محمّد الیاس عطّار قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مسلمانوں کو مساجد میں حاضر ہو کر نمازِ باجماعت کی پابندی کا ذہن دینے کے لئے نیک عمل نمبر 2 میں ارشاد فرماتے ہیں: **"کیا آج آپ نے پانچوں نمازیں جماعت سے ادا کیں؟**

اس نیک عمل کے متعلق امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے **"نیک بننے کا نُسخہ"** میں فرماتے ہیں: **"صرف اس ایک نیک عمل پر اگر کوئی صحیح معنوں میں کاربند ہو جائے تو اُس کا بیڑا پار ہو جائے۔"**

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! اس بات میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ آج سائنس و ٹیکنالوجی کا شعبہ ترقی وعروج (Peak) پر ہے اور آئے دن نئی سے نئی تحقیقات و اِیجادات ہو رہی ہیں، حتّٰی کہ جدید ترین آلات کی مدد سے لاکھوں، کروڑوں، اربوں، کھربوں بلکہ بے شمار چیزوں کا حساب وکتاب بآسانی لگایا جاسکتا ہے، مگر قُربان جائیے کہ اس قدر ترقی کے باوجود آج تک کوئی ایسا آلہ کار ایجاد نہ ہو سکا کہ جو رَبّ تعالیٰ کی نعمتوں کو شمار کر سکے، اللہ تعالیٰ کی نعمتیں بے حساب ہیں، انہیں آج تک نہ کوئی شُمار

کر سکا ہے اور نہ ہی آئندہ کوئی ان کا حساب لگا سکے گا۔

پارہ 14 سُوْرَۃُ النَّحْل آیت نمبر 18 میں اللہ پاک اپنی نعمتوں کے متعلق ارشاد فرماتا ہے:

وَ اِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ؕ (پ۱۴، النحل:۱۸) ترجَمۂ کنز العرفان: اور اگر تم اللہ کی نعمتیں گنو تو انہیں شمار نہیں کر سکو گے۔

تفسیر صراطُ الْجِنَان میں اس آیتِ مقدسہ کے تحت لکھا ہے کہ بندے کی تخلیق میں اللہ تعالیٰ کی جتنی نعمتیں ہیں، جیسے تندرست بدن، آفات سے محفوظ جسم، صحیح آنکھیں، عَقلِ سلیم، ایسی سماعت جو چیزوں کو سمجھنے میں مددگار ہے، ہاتھوں کا پکڑنا، پاؤں کا چلنا وغیرہ اور جتنی نعمتیں بندے پر فرمائی ہیں، جیسے بندے کی دِینی اور دُنیوی ضروریات کی تکمیل کیلئے پیدا کی گئیں تمام چیزیں، یہ اتنی کثیر ہیں کہ ان کا شمار (Counting) ممکن ہی نہیں حتّٰی کہ اگر کوئی اللہ تعالیٰ کی چھوٹی سی نعمت کی معرفت حاصل کرنے کی کوشش کرے تو وہ حاصل نہ کر سکے گا تو ان نعمتوں کا کیا کہنا جنہیں تمام مخلوق مل کر بھی شمار نہیں کر سکتی، اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اگر تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو شمار کرنے کی کوشش کرو اور اس کام میں اپنی زندگیاں صَرف کر دو تو بھی اس پر قادر نہیں ہو سکتے۔ (خازن، النحل، تحت الآیۃ: ۱۸، ۳/ ۱۱۷)

پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ ہم اپنی کئی زندگیاں تو ختم کر سکتے ہیں مگر لاکھ کوششوں کے باوُجُود بھی اس پاک پروردگار کی نعمتوں کو ہرگز ہرگز شُمار نہیں کر سکتے اور نہ ان نعمتوں میں سے کسی ایک نعمت کا حق ادا کر سکتے ہیں۔ لہٰذا عقلمندی کا تقاضا یہ ہے کہ جس طرح ہم امیری، تندرستی، خوشحالی، جوانی اور عافیت وغیرہ ہی کو نعمتیں تصور کرتے اور صرف انہی حالتوں میں اللہ تبارک وتعالیٰ کی نعمتوں کے گُن گاتے اور ان نعمتوں پر اس کے شکر گزار بن کر رہتے ہیں، اسی طرح ہمیں چاہئے کہ غُربت واَفلاس، بیماری، معذوری، بدحالی، بڑھاپے وکمزوری اور مصائب وآلام کی حالت میں بھی لوگوں کے آگے شکوے شکایات کرنے اور اپنے دُکھڑے سُنانے کے بجائے اس کی دیگر نعمتوں کو یاد کرتے ہوئے صابر وشاکر بنیں اور ان نعمتوں پر اس کا خوب خوب شکر بجالائیں کیونکہ

حقیقت میں ہم ناقدرے تو اس قابل (Capable) بھی نہیں تھے کہ ہمیں کوئی نعمت دی جاتی، نعمتیں ملنے پر ہونا تو یہ چاہئے کہ ہم اس کے شکرانے میں اللہ پاک کی رِضا والے کام کرتے اور نافرمانی والے کاموں سے بچتے، مگر افسوس! کہ غیروں کی دیکھا دیکھی اب کثیر مسلمان نعمت ملنے پر اور خوشی کے بہت سے موقع مثلاً عقیقہ، منگنی، شادی بیاہ اور یومِ آزادی وغیرہ پر تقریبات میں شکرِ الٰہی کے بجائے معاذاللہ دل کھول کر گانے باجوں، عجیب کھیل تماشوں، اور غیر شرعی رُسومات وغیرہ جیسے شیطانی کاموں کے ذریعے اپنی آخرت برباد کرتے اور ربّ کی ناراضی مول لیتے ہیں۔ **یاد رکھئے!** نعمتوں پر شکر بجالانے کا یہ طریقہ ہرگز درست نہیں بلکہ یہ تو نعمتوں کی شدید ناقدری ہے کیونکہ گانے باجے، سننا سنانا ناجائز و حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے خصوصاً نعمت ملنے پر گانے باجے بجانا تو بہت ہی بُرا ہے۔ آیئے! **گانے باجوں کی تباہ کاریوں پر** مشتمل 3 روایات سنئے اور عبرت حاصل کیجئے:

(1) دو آوازوں پر دنیا و آخِرت میں لعنت ہے: (1) نِعمت کے وقت باجا (2) مصیبت کے وقت چِلّانا۔ (اَلْکامِل فِی ضُعَفاءِ الرِّجال، ۷/۲۹۹)

(2) جو گانے والی کے پاس بیٹھے، کان لگا کر دھیان سے سُنے تو اللہ پاک بروزِ قِیامت اُس کے کانوں میں سیسہ اُنڈیلے گا۔ (ابنِ عَساکِر ج ۵۱ ص ۲۶۳)

(3) حضرت علّامہ جلالُ الدّین سُیوطِی شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نَقل فرماتے ہیں: گانے باجے سے اپنے آپ کو بچاؤ کیوں کہ یہ شَہوَت کو اُبھارتے اور غیرت کو برباد کرتے ہیں اور یہ شراب کے قائم مقام ہیں، اس میں نَشے کی سی تاثیر ہے۔ (شُعَبُ الْاِیمان، ۴/۲۸۰، حدیث: ۵۱۰۸)

پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے بُزرگانِ دین میں نعمتوں کا شکر بجالانے کا جذبہ کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوا تھا، جس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ یہ حضرات طرح طرح کی آزمائشوں میں گھرے ہونے کے باوُجود کسی کے آگے اپنی پریشانی ظاہر کرکے ناشکری کے مُرتکب نہیں ہوتے تھے، اگر کوئی ان کی آزمائشوں کے باوجود انتہائی پُرسکون زندگی (Life) گزارنے اور صابر و شاکر رہنے

پر تعجب کرتا تو یہ حضرات ربِّ کریم کی دیگر نعمتوں، کرم نوازیوں اور احسانات کا اس حسین انداز میں تذکرہ فرماتے، جسے سُن کر یوں محسوس ہوتا ہے کہ جیسے انہیں ہر طرح کا عیش و آرام میسر ہے۔ آیئے! ایسے ہی صابر و شاکر بزرگ کی ایک ایمان افروز حکایت سنتے ہیں اور اس سے حاصل ہونے والے مدنی پھولوں کو اپنے دل کے مدنی گُلدستے میں سجانے کی کوشش کرتے ہیں، چنانچہ

12 سواروں کا قافلہ

حضرت امام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے ایک بُزرگ نے یہ واقعہ سُنایا کہ میں اولیائے کرام کی تلاش میں ہر وقت سر گرداں (حیران و پریشان) رہتا اور ان کی قیام گاہوں کو ڈھونڈنے کے لئے صحراؤں، پہاڑوں اور جنگلوں میں پھرتا تا کہ ان کی صحبت سے فیض یاب ہو سکوں۔ ایک مرتبہ اسی مقصد (Purpose) کے لئے مصر کی طرف روانہ ہوا، جب میں مصر کے قریب پہنچا تو ویران سی جگہ میں ایک خیمہ دیکھا، جس میں ایک ایسا شخص موجود تھا، جس کے ہاتھ، پاؤں اور آنکھیں (جُذّام کی) بیماری سے ضائع ہو چکی تھیں لیکن اس حالت میں بھی وہ مردِ عظیم ان الفاظ کے ساتھ اپنے رب کی حمد و ثنا کر رہا تھا کہ اے میرے پروردگار! میں تیری وہ حمد کرتا ہوں جو تیری تمام مخلوق کی حمد کے برابر ہو۔ اے میرے پروردگار! بے شک تُو تمام مخلوق کا خالق ہے اور تُو سب پر فضیلت رکھتا ہے، میں اس انعام پر تیری حمد کرتا ہوں کہ تُو نے مجھے اپنی مخلوق میں کئی لوگوں سے افضل بنایا۔

وہ بزرگ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ جب میں نے اس شخص کی یہ حالت دیکھی تو میں نے کہا: خدا کی قسم! میں اس شخص سے یہ ضرور پوچھوں گا کہ کیا حمد کے یہ پاکیزہ کلمات تمہیں سکھائے گئے ہیں یا تمہیں اِلہام (Revelation) ہوئے ہیں؟ چنانچہ اسی ارادے سے میں اس کے پاس گیا اور اسے سلام کیا، اس نے میرے سلام کا جواب دیا۔ میں نے کہا: اے مردِ صالح! میں تم سے ایک چیز کے مُتَعَلِّق سوال کرنا چاہتا ہوں، کیا تم مجھے جواب دو گے؟ وہ کہنے لگا: اگر مجھے معلوم ہوا تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ

ضرور جواب دوں گا۔ میں نے کہا: وہ کونسی نعمت ہے جس پر تُم اللہ پاک کی حمد کر رہے ہو اور وہ کونسی فضیلت ہے جس پر تُم شکر ادا کر رہے ہو؟ (حالانکہ تمہارے ہاتھ، پاؤں اور آنکھیں وغیرہ سب ضائع ہوچکی ہیں پھر بھی تُم حمد بجالا رہے ہو) وہ شخص کہنے لگا: کیا تُو دیکھتا نہیں کہ میرے ربّ نے میرے ساتھ کیا مُعاملہ فرمایا؟ میں نے کہا: کیوں نہیں، میں سب دیکھ چکا ہوں۔ پھر وہ کہنے لگا: دیکھو! اگر اللہ پاک چاہتا تو مجھ پر آسمان سے آگ برسا دیتا جو مجھے جلا کر راکھ بنا دیتی، اگر وہ پروردگار چاہتا تو پہاڑوں کو حکم دیتا اور وہ مجھے تباہ و برباد کرڈالتے، اگر اللہ پاک چاہتا تو سمندر کو حکم فرماتا جو مجھے غرق کر دیتا یا پھر زمین کو حکم فرماتا تو وہ مجھے اپنے اندر دھنسا دیتی لیکن دیکھو، اللہ پاک نے مجھے ان تمام مصیبتوں سے محفوظ رکھا پھر میں اپنے رَبّ کا شکر کیوں نہ ادا کروں، ؟ اس کی حمد کیوں نہ کروں؟ اور اس پاک پروَرْدگار سے مَحبَّت کیوں نہ کروں؟ (عیون الحکایات، ۱/۱۴۶ ملخصاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ! پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ اللہ پاک کے نیک بندے بعض نعمتوں سے محروم رہنے کے باوجود بھی ایسے صابر و شاکر رہتے ہیں کہ جیسے وہ نعمتیں کبھی ان سے زائل ہی نہیں ہوئیں۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم بھی ان نیک ہستیوں کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے آزمائشوں پر صبر اور نعمتوں پر شکر کی عادت اپنائیں کیونکہ یہ دونوں ایسی عظیمُ الشّان اور پیاری عادتیں ہیں کہ جن کی برکت سے بندہ صدیقیت جیسے اعلیٰ ترین مَنْصَب پر فائز ہوجاتا ہے، چنانچہ

صبر کرنے والوں کا مرتبہ

حضرت ابنِ عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ اللہ پاک نے سب سے پہلی چیز لَوحِ محفوظ میں یہ لکھی کہ میں اللہ ہوں، میرے سِوا کوئی عبادت کے لائق نہیں! محمد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) میرے رسول ہیں۔ جس نے میرے فیصلے کو تسلیم کرلیا اور میری نازل کی ہوئی مُصیبت پر صبر کیا اور میری

نعمتوں کا شکر ادا کیا تو میں نے اس کو "**صِدّیق**" لکھا ہے اور اس کو **صِدّیقین** کے ساتھ اُٹھاؤں گا اور جس نے میرے فیصلے کو تسلیم نہیں کیا اور میری نازِل کی ہوئی مُصیبت پر صَبْر نہیں کیا اور میری نعمتوں کا شکر ادا نہیں کیا وہ میرے سوا جسے چاہے اپنا معبود بنا لے۔ (تفسیر قرطبی، پ ۳۰، البروج، تحت الایۃ: ۲۲، ۱۰/۲۱۰)

حضرت علامہ محمد عبد الرَّءُوف مناوی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: مومن کا ہر مُعاملہ تَعجُّب خیز ہے اس لئے کہ اس کے تمام کاموں میں بھلائی ہی بھلائی ہے جبکہ کُفار و مُنافقین کو بالکل بھی یہ فضیلت حاصل نہیں، اگر مومن کو صحت و سلامتی پہنچتی ہے تو اس پر اللہ پاک کا شکر بجالاتا ہے، یہ اس کیلئے بہتر ہے کیونکہ اسے شاکرین میں لکھ دیا جاتا ہے اور جب کوئی تکلیف دِہ بات پہنچتی ہے تو صبر کرتا ہے اور صابرین میں لکھ دیا جاتا ہے، جن کی تعریف (Praise) قرآنِ کریم میں بیان کی گئی ہے، پھر جب تک وہ تکلیف میں مبتلا رہتا ہے، اس پر رحمت کے دروازے کُھلے رہتے ہیں، تو یہ بھی اس کے لئے بہتر ہے لہٰذا ہر مومن کو چاہیے کہ نعمت ملنے پر نعمت دینے والے کا شکر بجالائے اور مصیبت پہنچنے پر صبر کرے اور جن چیزوں کا اسے حکم ہے، اُنہیں بجالائے، جن سے منع کیا گیا ہے، ان سے پرہیز کرے۔ (فیض القدیر، حرف العین، ۴/۳۹۹، تحت الحدیث: ۵۳۸۲ ملخصاً)

پیارے اسلامی بھائیو! اگر ہم اپنی ذات میں غور و فکر کریں تو یہ حقیقت کُھل کر ہمارے سامنے آجائے گی کہ ہمارا پورا جسم ہی اللہ پاک کی دی ہوئی بے شمار نعمتوں کا مرکز ہے مثلاً اس نے زندگی کو باقی رکھنے کیلئے ہمیں سانسیں، چلنے کیلئے پاؤں، پکڑنے کیلئے ہاتھ، دیکھنے کیلئے آنکھیں، سننے کیلئے کان، سُونگھنے کیلئے ناک، بولنے کیلئے زبان، کھانا ہضم کرنے کیلئے معدہ سمیت کئی نعمتوں سے نوازا ہے، ان کے علاوہ نہ جانے اور کیسی کیسی بے مثال اور بے شُمار نعمتیں ہیں کہ جن سے ہم دن رات لطف اندوز ہو رہے ہیں مگر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا کبھی ہم نے ان نعمتوں کا شکر ادا کر کے ان کا حق ادا کرنے کی کوشش کی یا مَعَاذَ اللہ انہیں اللہ پاک کی نافرمانی والے کاموں میں استعمال کر کے قہرِ قہار و

غضبِ جبّار کے حقدار ٹھہرے؟ یاد رکھئے! جن قوموں نے عیش و عشرت میں مبتلا ہو کر اللہ پاک کی نافرمانیاں کیں وہ بربادی کے گڑھے میں گرتی چلی گئیں۔ چنانچہ

تفسیر "**صِراطُ الجِنان**" جلد 4 صفحہ 27 پر کچھ یوں ہے:

قوموں کے عُروج وزَوال سے متعلق قانون الٰہی

قُدرت کا یہ قانون ہے کہ کسی قوم کو نعمت دے کر اس وقت تک اس نعمت کو عذاب سے تبدیل نہیں کیا جاتا جب تک وہ قوم خُود اپنی بد اعمالیوں کی وجہ سے اپنے آپ کو اس نعمت کا نااہل ثابت نہیں کرتی۔ گزری ہوئی اور موجودہ قوموں کے عُروج وزوال کیلئے یہی اَٹل قانون ہے کہ نعمت کا شکر اور حق اَدا کرنے پر نعمت بڑھ جاتی ہے اور ناشکری کرنے پر سزا دی جاتی ہے۔ یہاں یہ بات یاد رہے کہ قُدرت کا یہ قانون صرف غیر مسلم قوموں کے ساتھ ہی خاص نہیں بلکہ مسلمان بھی اگر اُسی رَوِش پر چلیں تو اللہ پاک ان سے بھی اپنی دی ہوئی نعمتیں واپس لے لیتا ہے اور انہیں بھی ذِلّت ورُسوائی کا سامنا کرنا پڑ جاتا ہے جیسا کہ مسلمانوں کے عُروج و زَوال کے اَسباب کی معرفت رکھنے والے بخوبی جانتے ہیں کہ جب تک مسلمان اللہ کی دی ہوئی نعمتوں اور ان کا حق اَدا کرتے رہے، تب تک عُروج کی ان مَنازِل پر فائز رہے اور جب سے مسلمانوں نے نعمت کے شکر اور اس کے حق کی اَدائیگی سے مُنہ موڑا تب سے ان کی طاقت اور غیر مسلموں پر تَسلُّط ختم ہونا شُروع ہو گیا۔ (صراط الجنان: ۴/ ۲۷، بتغیر قلیل)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اعضائے جسمانی کا شکر کیا ہے؟

حضرت محمد بن ہانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے کسی دوست کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت ابُو حازِم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے عرض کی: اے ابُو حازم! آنکھوں کا شکر کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: ان کے ذریعے کوئی اچھی بات دیکھو تو اسے عام کرو اور اگر بُری بات دیکھو تو اُسے چھپالو۔ عرض کی: کانوں

کا شکر کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: اگر ان کے ذریعے اچھی بات سنُو تو اسے یاد کر لو اور اگر بُری بات سُنو تو پوشیدہ رکھو۔ عرض کی: ہاتھوں کا شکر کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: ان سے ایسی چیز (مثلاً مالِ حرام وغیرہ) حاصل نہ کرو، جو تیرے لئے جائز نہیں اور ان میں جو اللہ پاک کا حق ہے (جیسا کہ صدقاتِ واجبہ وغیرہ) اس کو نہ روکو۔ عرض کی: پیٹ کا شکر کیا ہے؟ فرمایا: پیٹ کا شکر یہ ہے کہ اس کے نچلے حصے میں کھانا ہو جبکہ اُوپری حصّہ علم سے لبریز ہو۔ عرض کی: شرمگاہ کا شکر کیا ہے؟ جواب میں آپ نے (پارہ 18 سُورۂ مومنون) کی یہ آیاتِ مقدسہ تلاوت فرمائیں:

وَ الَّذِیْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَۙ(۵) اِلَّا عَلٰۤى
اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ
غَیْرُ مَلُوْمِیْنَۚ(۶) فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ
فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْعٰدُوْنَۚ(۷)

(پ۱۸، مؤمنون، ۷-۵)

ترجَمۂ کنز العرفان: اور وہ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں مگر اپنی بیویوں یا شرعی باندیوں پر جو ان کے ہاتھ کی مِلک ہیں پس بیشک ان پر کوئی ملامت نہیں تو جو ان کے سوا کچھ اور چاہے تو وہی حد سے بڑھنے والے ہیں۔

عرض کی: پاؤں کا شکر کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: اگر تم کسی ایسے زندہ کو دیکھو جس پر تمہیں رشک ہو تو، ان پاؤں سے اس شخص جیسے عمل کرو (یعنی نیک عمل کرو) اور اگر کسی ایسے مُردہ کو دیکھو جس سے تم بیزار (Disgust) ہو تو اِن پاؤں کو اس شخص جیسے عمل سے روک لو (یعنی بُرائی کی طرف قدم نہ اُٹھاؤ)۔ اس طرح تم اللہ پاک کا شکر ادا کرنے والے بن جاؤ گے اور جس نے صرف زبانی شکر کیا بقیہ اَعْضاء سے نہ کیا، تو اس کی مثال اس شخص جیسی ہے جس کے پاس ایک کپڑا ہو اور وہ اس کا ایک کنارہ پکڑ لے لیکن پہنے نہیں تو وہ کپڑا اسے گرمی، سردی، برف اور بارش سے بچنے کا فائدہ نہ دے گا۔

(حلیۃ الاولیاء، ۳/۲۷۹، رقم: ۳۹۶۳)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِیْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بِلا شُبہ ہمارے بزرگوں کی پاکیزہ زندگیاں ہمارے لئے مشعلِ راہ ہیں، ناشکری کا لفظ تو گویا ان کی ڈِکشنری میں کبھی شامل ہی نہیں ہوا کیونکہ یہ حضرات نعمتوں کے حقیقی معنٰی میں قدر دان (Appreciators) تھے، یہ اللہ والے خدائے حنّان و منّان کی عطا کردہ نعمتوں کو یاد رکھنے اور ان کا شکر بجالانے سے کبھی غافل نہیں ہوتے تھے، ان حضرات کا اندازِ شکر اتنا حسین تھا کہ جب کھاتے پیتے، لباس پہنتے یا کوئی بھی کام کرتے تو ربِّ کائنات کی نعمتوں کا چرچا کرتے بسا اوقات تو اپنے پروردگار کے احسانات کو شمار کرتے کرتے، ان کی راتیں کٹ جاتیں، حتّٰی کہ یہ سلسلہ صبح تک یونہی جاری رہتا۔ آیئے! بطورِ ترغیب چند بزرگوں کا اندازِ شکر ملاحظہ کیجئے اور اللہ پاک کی نعمتوں پر اس کا شکر بجالانے کی عادت بنایئے، چنانچہ

نوح عَلَیْہِ السَّلَام کو عبداً شکورًا کہنے کی وجہ

حضرت سعد بن مسعود ثقفی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام کو (قرآنِ کریم میں) ”**عَبۡدًا شَکُوۡرًا**“ (یعنی بڑا شکر گزار بندہ) اس لئے فرمایا گیا کہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام جب بھی نیا لباس پہنتے یا کھانا تناول فرماتے تو اللہ پاک کا شکر بجالاتے۔ (شکر کے فضائل، ص۲۶)

حضرت ابن نباتہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت علی المرتضٰی، شیر خدا کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم قضائے حاجت کو جاتے تو یہ دعا پڑھتے: ”بِسۡمِ اللہِ الۡحَافِظِ الۡمُؤَدِّیۡ یعنی اللہ پاک کے نام سے جو حفاظت کرنے والا، پایۂ تکمیل تک پہنچانے والا ہے۔“ پھر جب فراغت پاتے تو دستِ مبارک سے شکمِ مبارک کو چُھوتے اور فرماتے: یَا لَهَا مِنۡ نِّعۡمَةٍ لَوۡ یَعۡلَمُ الۡعِبَادُ شُکۡرَهَا یعنی کتنی عظیم نعمت ہے، کاش! لوگ اس کا شکر بجالانا جان لیں۔ (شعب الایمان، باب فی تعدیل، حدیث: ۴۴۶۸، ۴/۱۱۳)

حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا اندازِ شکر

حضرت امام حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ گفتگو شروع کرتے وقت یوں کہتے تھے کہ تمام تعریفیں

اللہ پاک کے لئے ہیں، اے اللہ ! اے ہمارے ربّ ! تیرا شکر ہے کہ تُو نے ہمیں پیدا کیا، ہمیں رزق دیا، ہدایت دی، علم دیا، نجات بخشی اور ہم سے تکلیف دُور فرمادی، اسلام اور قرآن کی نعمت پر تیرا شکر ہے، اہل و عیال، مال وزَر اور صحت وعافیت کی نعمت پر بھی تیرا شکر ہے۔ تُو نے ہمارے دُشمنوں کو رُسوا کیا، ہمارے رِزق میں وُسعت فرمائی، اس اُمّت کو غلبہ دیا، ہم بکھرے ہوؤں کو اکٹھا کیا، ہمیں بہترین صحت وعافیت عطا فرمائی، اے ہمارے ربّ ! ہم نے تجھ سے جو مانگا تُو نے ہمیں عطا فرمایا، پس اس پر تیرا بے انتہا شکر ہے اور تیری عطا کردہ ہر نعمت پر تیرا شکر ہے، خواہ نئی ہو یا پُرانی، پوشیدہ ہو یا ظاہر، خاص ہو یا عام، باقی ہو یا ختم ہو گئی ہو اور موجود ہو یا غائب، تیرا شکر ہے یہاں تک کہ تُو راضی ہو جائے اور جب تُو راضی ہو جائے تب بھی تیرا شکر ہے۔ (شکر کے فضائل، ص ۲۴)

رات بھر نعمتوں کا ہی تذکرہ رہا

حضرت ابنِ اَبی حواری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت فُضیل بن عیاض اور حضرت سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمَا ایک رات صبح تک ایک دوسرے سے اللہ پاک کی نعمتوں کا تذکرہ کرتے رہے، چنانچہ حضرت سُفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے: اللہ پاک نے ہمیں یہ نعمتیں عطا فرمائیں، وہ نعمتیں عطا فرمائیں، ہم پر یہ احسان فرمایا، وہ احسان فرمایا۔ (یوں یہ سلسلہ صبح تک جاری رہا) (شعب الایمان، باب فی تعدید، حدیث: ۴۴۵۲، ۴/۱۱۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام ”تفسیر سننے سنانے کا حلقہ“

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ہم اس کی اطاعت و فرمانبرداری کے کام کریں اور اس کی نافرمانی سے بچیں اس کے لئے دعوتِ اسلامی کا دینی ماحول ایک بہترین پلیٹ فارم ہے، آپ بھی دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جائیے، دعوتِ اسلامی کے

دینی ماحول میں جہاں گناہوں سے بچنے، نیکیوں کو اپنانے اور شریعت پر عمل کی ترغیب دی جاتی ہے، وہیں یہ ذہن بھی دیا جاتا ہے کہ ہم شرعی تقاضوں کے مطابق اپنی زندگی کو کیسے بہتر سے بہترین بنا سکتے ہیں، **جنّت کی تیاری** کیسے کرسکتے ہیں؟ مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کی صحبتیں، سُنّتوں بھرے اجتماعات میں ہونے والے بیانات، درس و بیان کے حلقے اور فجر کی نماز کے بعد **"تفسیر سننے سنانے کا حلقہ"** سب اسی سلسلے کی کڑی ہیں۔ فجر کی نماز کے بعد "تفسیر سننے سنانے کا حلقہ" دعوتِ اسلامی کے 12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام ہے۔ جس میں روزانہ 3 آیاتِ قرآنی کی تلاوت مع تَرْجَمَۂ کنزالایمان و تفسیر خزائنُ العرفان / تفسیر نورُ العِرفان / تفسیر صِراطُ الجنان، درسِ فیضانِ سُنَّت (4 صفحات) اور منظوم شَجَرہ قادِریہ، رَضَویہ، ضیائیہ، عطاریہ پڑھا جاتا ہے۔ بعدِ فجر تفسیرِ قرآن سننے سنانے کے حلقے کی برکت سے مسجد آباد رہتی ہے، تلاوتِ قرآن سُننے کا موقع ملتا ہے، مختلف موضوعات پر علمِ دِین کے رنگ برنگے مدنی پھول چُننے کو ملتے ہیں، قرآنِ کریم پڑھنے پڑھانے اور سمجھنے سمجھانے کی تو کیا بات ہے چنانچہ

نبیِّ مکرَّم، نُورِ مُجسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فَرمانِ مُعظَّم بُخاری شریف میں ہے: **خَیۡرُکُمۡ مَنۡ تَعَلَّمَ الۡقُرۡاٰنَ وَعَلَّمَهٗ** یعنی تم میں بہترین شَخص وہ ہے جس نے قُرآن سِیکھا اور دُوسروں کو سِکھایا۔ (1)

پیارے اسلامی بھائیو! بَعدِ فَجر تفسیر سننے سنانے کے حَلقے میں شِرْکَت سے تِلاوَتِ قرآن پاک، ترجمہ و تفسیر، فیضانِ سُنّت کے چاؔر صفحات کا دَرْس، اَوراد و وَظائف، اَولیائے کِرام کے تذکروں سے مَعْمُور شجرہ شریف پڑھنے سننے کی سَعادَت پا کر دِن کا آغاز کرنا کتنا بابرکت ہو گا۔ گویا کہ بَعْدِ فَجر تفسیر سننے سنانے کا حَلقہ اُمورِ خَیر کا مجموعہ ہے۔

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! ناشکری کی عادت سے بچنے کیلئے بُزرگانِ دِین کے اقوال کی روشنی

---

[1] ... بخاری، کتاب فضائل القرآن، باب خیرکم من تعلم... الخ، ۳/۴۱۰، حدیث: ۵۰۲۷

میں آیئے اب نعمتوں کی ناشکری کی چند وعیدیں بھی سنتے ہیں۔ چنانچہ

ناشکری کی وعیدیں

امیرُ المؤمنین حضرت علیُّ المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے فرمایا: نعمتوں کے زوال سے بچو کہ جو زائل ہو جائے وہ پھر سے نہیں ملتی۔ مزید فرماتے ہیں: جب تمہیں یہاں وہاں سے نعمتیں ملنے لگیں تو ناشکرے بن کر ان کے تسلسل کو خود سے دُور نہ کرو۔ (دین و دنیا کی انوکھی باتیں، ص ۵۱۵)

حضرت مُغِیرہ بن شعبہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: جو تجھے نعمت عطا کرے تُو اس کا شکر ادا کر اور جو تیرا شکریہ ادا کرے تُو اُسے نعمت سے نواز کیونکہ ناشکری سے نعمت باقی نہیں رہتی اور شکر سے نعمت کبھی زائل نہیں ہوتی۔ (دین و دنیا کی انوکھی باتیں، ص ۵۱۴)

حضرت ابنِ عائشہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: منقول ہے کہ اللہ پاک جب کسی بندے کو کوئی نعمت عطا کرے پھر وہ اس نعمت کے مُتعَلِّق ظلم و زیادتی سے کام لے تو اللہ پاک اس نعمت کو ضرور اس سے زائل کر دیتا ہے۔ (دین و دنیا کی انوکھی باتیں، ص ۵۱۶)

حضرت کعب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ دنیا میں کسی بندے پر انعام کرے پھر وہ اس نعمت کا اللہ تعالیٰ کے لئے شکر ادا کرے اور اس نعمت کی وجہ سے اللہ پاک کے لئے تواضع کرے تو اللہ تعالیٰ اسے دنیا میں اس نعمت سے نفع دیتا ہے اور اس کی وجہ سے اس کے آخرت میں درجات بلند فرماتا ہے اور جس پر اللہ تعالیٰ نے دنیا میں انعام فرمایا اور اس نے شکر ادا نہ کیا اور نہ اللہ پاک کے لئے اس نے تواضع کی تو اللہ تعالیٰ دنیا میں اس نعمت کا نفع اس سے روک لیتا ہے اور اس کے لئے جہنم کا ایک طبق کھول دیتا ہے، پھر اگر اللہ تعالیٰ چاہے گا تو اسے (آخرت میں) عذاب دے گا یا اس سے در گزر فرمائے گا۔ (رسائل ابن ابی الدنیا، التواضع والخمول، ۳/۵۵۵، رقم: ۹۳)

شعبہ نیک اعمال:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کے 80 سے زائد شعبہ جات میں سے ایک شعبہ ”نیک اعمال“ بھی ہے۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی خواہش کے مُطابق اسلامی بھائیوں، اسلامی بہنوں اور جامعاتُ المدینہ و مَدارِسُ المدینہ کے طلبہ و طالبات کو باعمل بنانے کے لیے، ”نیک اعمال“ پر عمل کی ترغیب دِلانے کے لئے ”شعبہ نیک اعمال“ کا قیام عمل میں آیا۔ امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: کاش! دیگر فرائض و سُنَن کی بجا آوری کے ساتھ ساتھ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں ان نیک اعمال کو بھی اپنی زندگی کا دستورُ العَمَل بنالیں اور تمام ذمّہ دارانِ دعوتِ اسلامی بھی اپنے اپنے حَلْقے میں ان (نیک اعمال کے رسائل) کو عام کردیں اور ہر مسلمان اپنی قَبْر و آخِرت کی بہتری کیلئے ان نیک اعمال کو اِخلاص کے ساتھ اپنا کر اللہ کے فضل و کرم سے جَنّتُ الفِردوس میں مَدَنی حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پڑوسی بننے کا عظیم ترین انعام پالے۔“ آیئے! ہم بھی نیکی کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور نیک اعمال پر نہ صرف خود عمل کریں بلکہ دوسرے اسلامی بھائیوں کو اسکی ترغیب دلا کر ڈھیروں ثواب کمائیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

شکرِ الٰہی بجالانے کے چند طریقے

پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے نعمتوں پر شکر کی برکتیں اور ناشکری کی وعیدیں سُنیں، اُمید ہے کہ دل میں نعمتوں کی قدر، نعمتوں پر شکر بجالانے اور ناشکری سے بچنے کا مدنی ذہن بنا ہوگا۔ مگر یاد رہے! اس مدنی سوچ کے مطابق عمل کرنے اور اس پر استقامت (Steadfastness) پانے کیلئے ضروری ہے کہ ہمیں نعمتوں پر شکر بجالانے کے کچھ نہ کچھ طریقے بھی معلوم ہوں۔ تو آیئے! اب اللہ پاک کی عطاکردہ نعمتوں پر اس کا شکر بجالانے کے چند طریقے بھی سنتے ہیں تاکہ ان کی برکت سے ہم اپنے رَبّ کریم کے شکر گزار بندے بن جائیں، چنانچہ

شکر سے متعلق مطالعہ کیجئے!

(1) جب بھی موقع ملے شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت حضرت علّامہ مَولانا محمّد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اور مکتبۃ المدینہ کی دیگر کتب و رسائل کا مطالعہ کیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ اس کی برکت سے معلومات کا ڈھیروں خزانہ ہاتھ آئے گا اور ساتھ ساتھ نعمتوں پر شکر کا ذہن بھی بنے گا۔ شکر سے متعلق معلومات کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ کتاب **"شکر کے فضائل"** اور حُجۃُ الْاِسلام حضرت امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی تصنیف **"اِحیاءُ العُلوم"** جلد 4 صفحہ 239 کا مطالعہ بے حد مفید ہے۔

اپنے سے کم حیثیت لوگوں کو دیکھئے

(2) شکر کی عادت بنانے کیلئے ہمیشہ اپنے سے کم حیثیت والے کو دیکھئے اور یوں ذہن بنایئے کہ میرے پاس تو اللہ پاک کی دی ہوئی کثیر نعمتیں اور طرح طرح کی آسائشیں موجود ہیں جبکہ فُلاں تو بے چارہ معذور ہے، ہر وقت بیماریوں، پریشانیوں کا شکار ہے، فُلاں کے پاس تو اپنا ذاتی مکان یا گاڑی اور اچھا لباس بھی نہیں ہے حتّٰی کہ وہ تو 2 وقت کی روٹی کیلئے بھی دُوسروں کا محتاج ہے۔

نعمتوں پر غور کیجئے

(3) شکر کی عادت بنانے کیلئے اللہ پاک کی ڈھیروں نعمتوں پر غور کیجئے کہ اس نے ہمیں اشرفُ المخلوقات بنایا، نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اُمّت میں پیدا فرمایا، صحابہ و اہلِ بیت عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان، بزرگانِ دین، علمائے اہلسنت، مرشدِ کریم کی نسبت اور ان کے صدقے دینی ماحول عطا فرمایا، ہمیں قرآن، ایمان، مبارک راتیں اور ایام، مکّۂ مکرمہ و مدینۂ منورہ جیسے بابرکت شہر، مساجد، مدارس، جامعات، والدین، بہن بھائی، جسمانی اعضاء، عقل و حواس، ہوا، پانی، مٹی، روشنی، مکان، روزگار، سردی، گرمی، خزاں، بہار، زمین، آسمان، پہاڑ، چاند سورج، نیند، صحت، اَناج، حیوانات، نباتات، بارشیں، دن اور رات

وغیرہ جیسی عظیمُ الشّان نعمتیں نصیب فرمائی ہیں، اگر ہمیں کوئی ایک نعمت نہ ملے تو ہم اتنی ساری نعمتوں کو فراموش کر دیتے ہیں، ایسا ہرگز نہیں کرنا چاہیے۔

اعضاء کے ذریعے شکر کیجئے

(4)زبان کے ساتھ ساتھ دیگر اعضاء مثلاً ہاتھ، پاؤں اور آنکھوں وغیرہ کے ذریعے بھی یوں شکر ادا کیا جائے کہ ان سے صرف جائز اور ثواب والے کام کیے جائیں، ناجائز و حرام بلکہ فضول کاموں میں ان اعضا کو استعمال کرنے سے بچا جائے، حضرت زِیاد رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے منقول ہے: **نعمت پانے والے پر اللہ پاک کا ایک حق یہ ہے کہ وہ اس نعمت کے ذریعے نافرمانی کا مرتکب نہ ہو۔**

(تاریخ مدینہ دمشق لابن عساکر، زیاد بن عبید، ۱۹/۱۹۱)

مصیبت میں صبر کیجئے

(5)مصیبت کی حالت میں بھی شکر کی عادت بنانی چاہئے، مثلاً اللہ پاک کا شکر ہے کہ اس نے کوئی بڑی مصیبت یا بیماری نہیں بھیجی۔ ہمارے بزرگ تو مصیبت پہنچنے پر خوش ہوتے تھے جیسا کہ منقول ہے کہ

حضرتِ فتح مُوصلی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو دردِ سر ہُوا تو خوش ہو کر ارشاد فرمایا: **اللہ پاک نے مجھے وہ مَرَض عنایت فرمایا جو انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو درپیش ہوتا تھا، لہٰذا اب اس کا شکرانہ یہ ہے کہ میں 400 رَکعَت نفل پڑھوں۔** (152 رحمت بھری حکایات ص ۱۷۱)

(6)ہر ماہ 3 دن کے مدنی قافلے میں سفر کیجئے اور روزانہ نیک اعمال کا جائزہ لیتے ہوئے نیک اعمال کا رسالہ پُر کر کے ہر ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے یہاں کے ذمہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے اور ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع و ہفتہ وار مدنی مذاکرے میں شرکت کی عادت بنالیجئے، تاکہ اچھی صُحبت مِلے اور اچھی صُحبت کی برکت سے اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ بننے کا شرف حاصل ہو۔

(7) مدنی چینل کے سلسلے دیکھنے کا معمول بنالیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ نعمتوں پر شکر بجالانے کی عادت بن جائے گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (1)

ان سب مبلّغوں کے خوابوں میں اب کرم ہو　　　آقا جو سنّتوں کی خدمت بجا رہے ہیں

(وسائلِ بخشش مرمم، ص٢٩٩)

مصافحہ و معانقہ کی سنتیں اور آداب

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! مصافحہ و معانقہ کے بارے میں چند نکات سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ پہلے 2 فرامین مُصطَفٰے ملاحظہ کیجئے: (1) ایک دوسرے کے ساتھ مصافحہ کرو، اس سے کینہ جاتا رہتا ہے اور ہدیہ بھیجو آپس میں محبت ہو گی اور دشمنی جاتی رہے گی۔ (مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الادب، باب ماجآء فی المصافحہ، ۲/ ۱۷۱، حدیث: ۴۶۹۳) (2) جب دو دوست آپس میں ملتے ہیں اور مصافحہ کرتے ہیں اور نبی (صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم) پر درود پاک پڑھتے ہیں تو ان دونوں کے جدا ہونے سے پہلے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ (شعب الایمان، باب فی مقاربۃ وموادۃ اہل الدین، فصل فی المصافحۃ والمعانقۃ، الحدیث ۸۹۴۴، ج۶، ص ۴۷۱) ۞ دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کریں۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۶، ص۹۸) ۞ جتنی بار ملاقات ہو ہر بار مصافحہ کرنا مستحب ہے۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۶، ص۹۷) ۞ رخصت ہوتے وقت بھی مصافحہ

---

1 . . . مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/ ۹۷، حدیث: ۱۷۵

کریں۔ صدر الشریعہ، بدر الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ لکھتے ہیں: ”اس کے مسنون ہونے کی تصریح نظر فقیر سے نہیں گزری مگر اصل مصافحہ کا جواز حدیث سے ثابت ہے تو اس کو بھی جائز ہی سمجھا جائے گا۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۶، ص۹۸) ۞ فقط انگلیوں کے چھونے کا نام مصافحہ نہیں ہے سنت یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کیا جائے اور دونوں کے ہاتھوں کے مابین کپڑا وغیرہ کوئی چیز حائل نہ ہو۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۶، ص۹۸)

﴿اعلان:﴾

مصافحہ و معانقہ کی بقیہ سنّتیں آداب تربیتی حلقوں میں بیان کی جائیں گی، لہٰذا اِن کو جاننے کیلئے تربیتی حلقوں میں ضرور شرکت کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ
الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا: جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔ (1)

---

[1] ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرت اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔ (1)

﴿3﴾ رَحْمت کے ستّر دروازے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحْمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (2)

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ

حضرت اَحْمد صاوِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بَعْض بُزُرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔ (3)

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے درمِیان بِٹھالیا۔ اِس سے صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا

---

[1] ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

[2] ...القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

[3] ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔ (1)

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: جو شَخْص یوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔ (2)

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَى اللّٰهُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا هُوَ اَهْلُهٗ

حضرت ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے رِوایت ہے: سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے سَتّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔ (3)

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔ (4)

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ

(خُدائے حَلیم و کریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائِق نہیں، اللہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

ہفتہ وار اجتماع کے حلقوں کا شیڈول (بیرون ملک)، 27 اکتوبر 2022ء

---

[1] ...القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

[2] ...الترغیب والترهیب، کتاب الذکر والدعاء، ۳۲۹/۲، حدیث: ۳۰

[3] ...مجمع الزوائد، کتاب الادعیة، باب فی کیفیة الصلاة... الخ، ۲۵۴/۱۰، حدیث: ۱۷۳۰۵

[4] ...تاریخ ابنِ عساکر، ۱۵۵/۱۹، حدیث: ۴۴۱۵

(1): سنتیں اور آداب سیکھنا: 5 منٹ، (2): دعا یاد کرنا: 5 منٹ، (3): جائزہ: 5 منٹ، کُل دورانیہ 15 منٹ

مصافحہ و معانقہ کی بقیہ سنتیں اور آداب

☆مصافحہ کرتے وقت سنت یہ ہے کہ ہاتھ میں رومال وغیرہ حائل نہ ہو، دونوں ☆مصافحہ کرتے وقت سنت یہ ہے کہ ہاتھ میں رومال وغیرہ حائل نہ ہو، دونوں ہتھیلیاں خالی ہوں اور ہتھیلی سے ہتھیلی ملنی چاہیے۔ (بہار شریعت، سلام کا بیان، حصہ ١٦، ص٩٨) ☆مسکرا کر گرم جوشی سے مصافحہ کریں۔ درود شریف پڑھیں اور ہو سکے تو یہ دعا بھی پڑھیں "یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ" (یعنی اللہ پاک ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے)۔ ☆ ہر نماز کے بعد لوگ آپس میں مصافحہ کرتے ہیں یہ جائز ہے۔ (ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، ٩/٦٨٢) ☆ گلے ملنے کو معانقہ کہتے ہیں اور یہ بھی سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے ثابت ہے۔ (بہار شریعت، سلام کا بیان، حصہ ١٦، ص٩٨) ☆صرف تہبند باندھ کر یا پاجامہ پہنے ہوں اس وقت معانقہ نہ کریں بلکہ کُرتا پہنا ہوا ہو یا کم از کم چادر لپٹی ہوئی ہونی چاہیے۔ (بہار شریعت، سلام کا بیان، حصہ ١٦، ص٩٨) ☆ عیدین میں معانقہ کرنا جائز ہے۔ (بہار شریعت، سلام کا بیان، حصہ ١٦، ص٩٠) ☆عالمِ دین کے ہاتھ پاؤں چومنا جائز ہے۔ (بہار شریعت، حصہ ١٦، ص٩٩) ☆ہاتھ پاؤں وغیرہ چومنے میں یہ احتیاط ضروری ہے کہ محل فتنہ نہ ہو، اگر معاذ اللہ شہوت کے لئے کسی اسلامی بھائی سے مصافحہ یا معانقہ کیا، ہاتھ پاؤں چومے یا نعوذ باللہ پیشانی کا بوسہ لیا تو یہ ناجائز ہے۔ (ملخصًا بہار شریعت، حصہ ١٦، ص٩٨)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆اپنی نعمتوں کو بڑھانے کی دُعا

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع کے شیڈول کے مطابِق "اپنی نعمتوں کو بڑھانے کی دعا" یاد کروائی جائے گی۔ وہ دُعا یہ ہے:

حَسْبُنَا اللّٰهُ سَيُؤْتِيْنَا اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَ رَسُوْلُهٗٓ اِنَّآ اِلَى اللّٰهِ رَاغِبُوْنَ۔

ترجمہ: ہمیں اللہ کافی ہے۔ عنقریب اللہ اور اس کا رسول ہمیں اپنے فضل سے اور زیادہ عطا فرمائیں گے۔ بیشک ہم اللہ ہی کی طرف رغبت رکھنے والے ہیں۔ (فیضانِ دعا، ص ۲۵۴)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم: (آخرت کے معاملے میں) گھڑی بھر غور و فکر کرنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔ (جامع صغیر للسیوطی، ص ۳۶۵، حدیث: ۵۸۹۷)

آیئے! نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے سے پہلے "اچھی اچھی نیتیں" کر لیجئے۔

(1) رِضائے الٰہی کے لئے خود بھی نیک اعمال کے رِسالے سے اپنا جائزہ لوں گا اور دوسروں کو بھی ترغیب دوں گا۔

(2) جن نیک اعمال پر عمل ہوا اُن پر اللہ پاک کی حمد (یعنی شکر) بجالاؤں گا۔

(3) جن پر عمل نہ ہو سکا اُن پر افسوس اور آئندہ عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(4) گناہوں سے بچانے والے کسی نیک عمل پر خدانخواستہ عمل نہ ہوا تو توبہ و استغفار کے ساتھ ساتھ آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کروں گا۔

(5) بلاضرورت اپنی نیکیوں (مثلاً فُلاں فُلاں یا اِتنے اِتنے نیک اعمال پر عمل ہے) کا اظہار نہیں کروں گا۔

(6) جن نیک اعمال پر بعد میں عمل ہو سکتا ہے (مثلاً آج 313 بار درود شریف نہیں پڑھے) تو بعد میں یا کل عمل کر لوں گا۔

(7) نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے کے اصل مقصد (مثلاً خوفِ خدا، تقویٰ، اخلاقیات کی درستی، دینی کاموں میں ترقی وغیرہ) کو حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(8) کل بھی نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا (یعنی اعمال کا جائزہ لوں گا)۔

(9) رسمی خانہ پُری نہیں بلکہ جائزے کے ساتھ نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا۔

آج جن جن نیک اعمال پر عمل کی سعادت پائی، نیچے دیئے گئے خانوں میں صحیح (یعنی اُلٹا رائٹ) کا نشان اور عمل نہ ہونے کی صورت میں (0) کا نشان لگائیے۔

توجہ: اپنے ہی رسالے پر نگاہ رکھتے ہوئے جائزہ لیجیے۔

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

یومیہ 56 نیک اعمال:

(1) اچھی اچھی نیتیں کیں؟ (2) پانچوں نمازیں جماعت سے ادا کیں؟ (3) گھر، بازار، مارکیٹ وغیرہ جہاں بھی تھے وہاں نمازوں کے اَوقات میں نماز پڑھنے سے قبل نماز کی دعوت دی؟ (4) رات میں سورۃُ الملک پڑھ یا سُن لی؟ (5) پانچوں نمازوں کے بعد کم از کم ایک ایک بار آیۃُ الکُرسی، سُورۃُ الاِخلاص اور تسبیحِ فاطمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا پڑھی؟ (6) کنزُالاِیمان مع خزائنُ العِرفان یا نُورُالعرفان سے کم از کم تین آیات ترجمہ و تفسیر کے ساتھ پڑھیں یا سُنیں؟ یا صِراطُ الجنان سے کم و بیش دو صفحات پڑھ یا سُن لئے؟ (7) شجرے کے کچھ نہ کچھ اَوراد پڑھے؟ (8) کم از کم 313 بار دُرُود شریف پڑھا؟ (9) آنکھوں کو گناہوں (یعنی بد نِگاہی، فلمیں ڈرامے، موبائل پر گندی تصاویر اور ویڈیوز، نامحرم عورتوں اور کزنز وغیرہ کو دیکھنے) سے بچایا؟ (10) کانوں کو گناہوں یعنی غیبت، گانے باجوں، بُری اور گندی باتوں، موبائل کی میوزیکل ٹیون، کالر ٹیون وغیرہ وغیرہ سُننے سے بچایا؟ (11) راستے میں چلتے ہوئے یا کار یا بس وغیرہ میں سَفَر کے دوران خود کو فضول نِگاہی سے بچاتے ہوئے کیا آج آپ نے نِگاہیں نیچی رکھیں؟ اور بلاضرورت اِدھر اُدھر دیکھنے سے اپنے آپ کو بچایا؟ (12) اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ یا مکتبۃ المدینہ کی کسی کتاب یا رِسالے یا ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کو کم از کم 12 منٹ پڑھا یا سُنا؟ (13) بات چیت، فون پر گفتگو اور کام کاج موقوف کر کے اَذان و اِقامت کا جواب دیا؟ (14) (گھر میں یا باہر) کسی پر غصّہ آجانے کی صورت میں چُپ رہ کر غُصّے کا عِلاج فرمایا یا بول پڑے؟ (15) اپنے اَعمال کا جائزہ لیتے ہوئے نیک اعمال کے رِسالے کے خانے پُر کئے؟ (16) ”مَرکزی مجلسِ شوریٰ“ کے اُصولوں کے مطابق اپنے نگران کی اِطاعت کی؟ (17) گھر اور باہر ہر چھوٹے بڑے سے اچّھے انداز سے یعنی آپ جناب اور جی جی کہہ کر گفتگو کی؟ (18) مدرسۃُ المدینہ (بالغان) میں قرآنِ کریم پڑھا، یا پڑھایا؟ (19) عِشا کی جماعت سے دو گھنٹے کے اندر اندر سونے کی کوشش کی؟ (20) دعوتِ اِسلامی کے دینی کاموں کو اپنے نگران کے دیئے ہوئے شیڈول کے مطابق کم از کم دو گھنٹے دیئے؟ (21) صدائے مدینہ لگائی؟ (22) اپنے گھر کے جَھروکوں (یعنی باہر دیکھنے کے لئے رکھی گئی کھڑکیوں) سے (بِلاضرورت) باہر نیز کسی اور کے دروازوں وغیرہ سے اُن کے گھروں کے اندر جھانکنے سے بچنے کی کوشش کی؟ (23) آپ کے ہاں گھر درس ہوا؟ یا کسی عُذر کی صورت میں آپ کی غیر موجودگی میں گھر درس کا سلسلہ ہوا؟ (24) کم از کم ایک مَدَنی درس (مسجد، دُکان، بازار وغیرہ جہاں سہولت ہو) دیا، یا سُنا؟ (25) سُنّت کے مطابق لباس (جو لیڈیز کلر مثلاً شوخ یعنی تیز رنگ یا چمکیلا نہ ہو یا ایسے رنگ کا بھی نہ ہو جو شرعاً منع ہے وہ) پہنا؟ (26) کیا آپ کا زُلفیں رکھنے کی سُنّت پر عمل ہے؟ (27) داڑھی منڈوانے یا ایک مُشت سے گھٹانے کا گناہ تو نہیں کیا؟ (28) گناہ ہو جانے کی صورت میں فوراً توبہ کی؟ (29) سُنّت کے مُطابق کھانا کھایا اور کھانے سے پہلے اور بعد کی دُعائیں پڑھیں؟ (30) گھر، دفتر، بس، ٹرین وغیرہ میں آتے جاتے اور گلیوں سے گزرتے ہوئے راہ میں کھڑے یا بیٹھے ہوئے مسلمانوں کو سلام کیا؟ (31) اِن سُنّتوں پر کچھ نہ کچھ عمل کیا؟ (مسواک، گھر میں آنا جانا، سونا جاگنا، قبلہ رُخ بیٹھنا وغیرہ)؟ (32) ظہر کی چار سُنّتِ قَبلیہ فرض سے پہلے ادا کیں؟ (33) تہجُّد کی نماز پڑھی؟ یا رات نہ سونے کی صورت میں صلوٰۃُ اللَّیل ادا کی؟ (34) اوّابین یا اِشراق و چاشت کے نوافل پڑھے؟ (35) کیا آج آپ نے عصر یا عشا کی سُنّتِ قَبلیہ پڑھیں؟ (36) اِنفِرادی کوشش کے ذریعے دعوتِ اِسلامی کے 12 دینی کام میں سے کم از کم ایک دینی کام کی ترغیب دِلائی؟ (37) دوسروں سے مانگ کر کوئی چیز (مثلاً چپّل، چادر، موبائل فون، چارجر، گاڑی وغیرہ) اِستِعمال تو نہیں کی؟ (38) جھوٹ بولنے، غیبت و چُغلی کرنے / سُننے سے بچے؟ (39) کچھ نہ کچھ وقت کے لئے ”مَدَنی چینل“ دیکھا؟ (40) کسی ایک یا چند سے دُنیَوی طور پر ذاتی دوستی

ہے؟(41) قرض ہونے کی صُورَت میں (ادائیگی کی طاقت کے باوُجود) قرض خواہ کی اِجازت کے بغیر قرض ادا کرنے میں تاخیر تو نہیں کی؟ نیز کسی سے عاریتاً (یعنی Temporary) لی ہوئی چیز ضرورت پوری ہونے پر طے کئے ہوئے وقت کے اندر واپس کر دی؟(42) عاجزی کے ایسے الفاظ جن کی تائید دل نہ کرے بول کر نِفاق و رِیاکاری کا جُرم تو نہیں کیا؟ مثلاً لوگوں کے دل میں اپنی عزّت بنانے کے لئے اِس طرح کہنا: ”میں حقیر ہوں، کمینہ ہوں“ جبکہ دل میں ایسا نہ سمجھتا ہو۔(43) صفائی سُتھرائی کے عادی اور سلیقہ مند ہیں؟(44) کسی مُسلمان کا عیب ظاہِر ہو جانے پر (بلا مصلحتِ شَرعی) اُس کا عیب کسی اور پر ظاہِر تو نہیں کیا؟(45) تفسیر سننے سنانے کا حلقہ لگایا، یا شرکت کی؟(46) ہر جائز و عزّت والے کام سے پہلے بِسْمِ اللہ پڑھی؟(47) چوک درس دیا، یا سُنا؟(48) اپنے والدین اور پیر و مُرشِد کے لئے دُعائے مغفرت اور کچھ نہ کچھ اِیصالِ ثواب کیا؟(49) مسجد، گھر، آفس وغیرہ میں اِسراف سے بچنے کی کوشش کی؟(50) ٹریفک قوانین کی پابندی کی؟(51) کسی اِسلامی بھائی (خصوصاً ذِمّے دار) سے مَعَاذَ اللہ کوئی بُرائی صادِر ہو جائے اور اِصلاح کی ضرورت ہو تو تحریری طور پر، یا مِل کر، براہِ راست (نرمی سے) سمجھانے کی کوشِش فرمائی؟ یا مَعَاذَ اللہ بِلا اِجازتِ شرعی کسی اور پر اِظہار کر کے غیبت کا گناہِ کبیرہ کر بیٹھے؟(52) زبان کو گناہوں (یعنی اِلزام تراشی، دِل آزاری، گالی گلوچ وغیرہ) سے بچایا؟(53) زبان کو فُضول اِستعمال (یعنی وہ گفتگو جس سے دینی یا دُنیاوی فائدہ نہ ہو) سے بچانے کی عادت بنانے کے لئے کچھ نہ کچھ اِشارے سے گفتگو کی؟(54) (گھر میں اور باہر) مذاق مسخری، طنز، دل آزاری اور قہقہہ لگانے (یعنی کِھل کِھلا کر ہنسنے) سے بچنے کی کوشش کی؟(55) عمامہ شریف باندھا؟(56) ماں باپ کا اَدب واِحترام بجالائے؟

قفلِ مدینہ کارکردگی

☆لکھ کر گفتگو 12 مرتبہ ☆اشارے سے گفتگو 12 مرتبہ ☆نگاہیں گاڑے بغیر گفتگو 12 مرتبہ

ہفتہ وار 10 نیک اعمال

(57) گھر سے اِس ہفتے کسی نہ کسی اِسلامی بہن (مثلاً بہن / بیٹی / والدہ بچوں کی والدہ وغیرہ) کو اِسلامی بہنوں کے اِجتماع میں بھیجا؟(58) ہفتہ وار مَدَنی مُذاکرہ دیکھنے / سُننے کی سعادت حاصل کی؟(59) ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں اوّل تا آخر (یعنی مغرب تا اشراق وچاشت) شرکت کی؟(60) اِس ہفتے یومِ تعطیل اِعتِکاف کی سَعادت پائی؟(61) اِس ہفتے کم از کم کسی ایک مریض یا دُکھیارے کے گھر یا اسپتال جا کر سُنّت کے مطابق عِیادت یا غمخواری یا عزیز کے اِنتِقال پر تعزیت کی؟(62) اِس ہفتے پیر شریف (یا رِہ جانے کی صُورَت میں کسی بھی دن) کا روزہ رکھا؟(63) ہفتہ وار رِسالہ پڑھ یا سُن لیا؟(64) اِس ہفتے کم از کم ایک بار عَلاقائی دورہ کیا؟(65) اِس ہفتے کم از کم ایک اِسلامی بھائی کو (جو پہلے دینی احول میں تھے، یا پہلے اِجتماع میں آتے تھے مگر اب نہیں آتے) تلاش کر کے اُن کو دینی ماحول سے وابستہ کرنے کی کوشش کی؟(66) ہفتہ وار حلقے میں شرکت کی؟

ماہانہ 3 نیک اعمال

(67) پچھلے اِسلامی مہینے کا نیک اعمال کا رِسالہ فِل یعنی پُر کر کے اپنے نگران و ذِمّہ دار کو جمع کروا دیا؟(68) اِس ماہ آپ نے کم از کم تین دن کے قافلے میں سفر کیا؟(69) اِس ماہ کسی سُنّی عالِم (یا اِمامِ مسجد، مؤذِّن، خادم) کی کچھ نہ کچھ مالی خدمت کی؟

سالانہ 1 نیک عمل

(70) اِس سال ٹائم ٹیبل کے مطابق ایک مہینے کے قافلے میں سفر فرمایا؟

زندگی بھر کے 2 نیک اعمال

(71) زِندگی بھر کے نصاب کا مُطالعہ فرمالیا؟(72) زندگی میں یک مُشت (یعنی ایک ساتھ) 12 ماہ اور مختلف کورسز (12 دینی کام کورس،

7 دِن کا اِصلاحِ اَعمال کورس، 7 دِن کا فیضانِ نَماز کورس) کی سعادت حاصل کرلی؟

دعائے امیرِ اَہلِ سُنّت

یااللہ پاک! جو کوئی سچے دل سے نیک اعمال پر عمل کرے، روزانہ جائزہ لے کر رسالہ پُر کرے اور ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروادیا کرے، اُس کو اِس سے پہلے موت نہ دینا جب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم